التذکرة (عربی)

فی احوالِ الموتی و امورِ الآخرة

سفرِ آخرت کی منازل

تصنیف

امام علامہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر انصاری قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا غلام نصیر الدین گولڑوی

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى

اور جو اس کے پاس مومن ہو کر آئے گا جس نے نیک کام کیے ہوں تو ایسے ہی لوگوں کیلئے بلند درجے ہیں (طٰہٰ ۷۵)

التذکرۃ (عربی)

فی احوال الموتٰی و امور الآخرۃ

سفرِ آخرت کی منازل (مترجم)

موت، قبر، عالمِ برزخ، حشر و نشر کے احوال، شفاعت، حساب و کتاب، حوضِ کوثر، میزان، پل صراط، جنت اور دوزخ کے بارے میں تفصیلات، اُمتِ مسلمہ میں ہونے والے فتنوں کا تذکرہ، امام مہدی کی تشریف آوری اور علاماتِ قیامت، ایک عظیم مفسر اور محدث کے قلم سے

تصنیف

امام علامہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر انصاری قرطبی رحمہ اللہ تعالےٰ

المتوفی ۶۷۱ھ

ترجمہ

مولانا غلام نصیر الدین

ناشر

فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸- اردو بازار لاہور

تصحیح : محمد نواز نظامی، فیاض رضوی، محمد ارشاد
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
الطبع الاوّل : شعبان 1427ھ/اگست 2006ء
الطبع الثانی : رجب 1429ھ/جولائی 2008ء
قیمت : [redacted] پے

Farid Book Stall
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال ۳۸۔اردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۳۱۲۱۷۳۔۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۲۲۴۸۹۹
ای میل: info@faridbookstall.com
ویب سائٹ: www.faridbookstall.com

ان سے کلام کرے گا۔

ابن دحیہ فرماتے ہیں: میں اندلس میں تھا' وہاں میں نے فاضل قاری ابو عمر عثمان بن سعید بن عثمان المتوفی ۴۴۴ھ کی اکثر کتابوں کو پڑھا۔ موصوف کی منجملہ تالیفات میں سے ایک کتاب ''السنن'' بھی ہے' اس کتاب میں انہوں نے وہ تمام روایات جمع کر دی ہیں جو فتن' ملاحم' شر و فساد زمانہ اور قیامت کی نشانیوں کے باب میں وارد ہیں۔ یہ کتاب ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے' جس میں صحیح اور غیر صحیح دونوں قسم کی احادیث ملی جلی ملتی ہیں۔ مؤلف نے نور اور ظلمت میں فرق نہیں کیا ہے' کئی مقامات پر موضوع احادیث بھی لے آیا ہے اور صحیح اور ثابت السماع احادیث سے اس نے اعراض کیا ہے' اب میں مؤلف کی بعض غیر صحیح اور موضوع روایات کی چند مثالیں بیان کرتا ہوں۔ مثلاً

مؤلف ''دابة الأرض'' کے متعلق لکھتا ہے' جس کا عنوان اسی کے الفاظ میں نقل کیا جاتا ہے' لکھتا ہے:

باب ماروی ان الوقعة التی تکون بالزوراء وما یتصل بھا من الوقائع والآیات والملاحم والطوام.

زوراء کے مقام پر رونما ہونے والے واقعات ونشانات عبرت اور خون ریز جنگوں کا بیان۔

آگے اس باب کے تحت مؤلف جو روایت لایا ہے اس کی سند اس طرح بیان کی ہے' لکھتا ہے:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زوراء کے مقام پر ایک بہت بڑا تصادم ہوگا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! زوراء کیا ہے؟'' آپ نے ارشاد فرمایا: ''زوراء مشرق میں ایک شہر ہے' جس کی نہروں کے درمیان میری اُمت کے ظالم اور برے لوگ سکونت پذیر ہوں گے' ان پر چار قسم کا عذاب نازل ہوگا۔''

اس کے بعد مؤلف نے سفیانی کے خروج کی حدیث بیان کی ہے' لکھتا ہے:

سفیانی تین سو ساٹھ سواروں کو لے کر نکلے گا اور یہاں تک کہ وہ دمشق میں داخل ہو جائے گا۔

پھر مہدی کے خروج اور ظہور کی روایت بیان کی اور کہا کہ:

امام مہدی کا نام احمد بن عبداللہ ہوگا۔

اس کے بعد ''دابة الأرض'' کا ذکر کیا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ! دابہ کیا چیز ہے؟'' آپ نے ارشاد فرمایا: ''ایک جانور ہے جس کے جسم پر اونٹ اور خرگوش کی طرح اُون اور پشم ہوگی اور اس کے پر بھی ہوں گے' اس کا کل جسم ساٹھ میل لمبا ہوگا' اس جانور کو نہ کوئی پکڑ سکے گا اور نہ کوئی شخص اس کی دست برد سے بھاگ کر بچ سکے گا۔''

اس کے بعد مؤلف یاجوج ماجوج کا ذکر کرتا ہے' لکھتا ہے کہ:

یاجوج ماجوج تین صنف میں بٹے ہوئے ہیں۔ ایک صنوبر کے درخت کی مانند دراز قد ہیں اور دوسری صنف کا طول اور عرض برابر ہے' وہ ایک سو بیس ہاتھ چوڑے اور اتنے ہی لمبے ہیں اور وہ ایسے فولادی ڈیل ڈول والے ہوں گے کہ ان کے آگے لوہے کی بھی دال نہیں گلے گی یعنی ان کی سختی کے سامنے لوہے اور حدید کا بھی پتہ پانی ہو جائے گا

پیدا ہو جائیں (اس لیے) ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میری اُمت میں مہدی ظاہر ہوگا جو پانچ یا سات یا نو (زید راوی کو شک ہے) زندہ رہے گا۔

راوی کا بیان ہے کہ ہم نے پوچھا: اس تعداد سے کیا مراد ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''سال'' مراد ہیں'' پھر آپ نے فرمایا: ''ان (مہدی) کے پاس ایک آدمی آئے گا اور کہے گا: ''اے مہدی! مجھے عطا کیجئے' مجھے عطا کیجئے'' آپ نے فرمایا: ''پس امام مہدی اس کے دامن کو اتنا بھر دیں گے جتنا وہ اُٹھا سکتا ہوگا۔'' (یہ حدیث حسن ہے۔)

(ترمذی ج ۲ ص ۴۸۷' ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۰۸۳' مسند احمد ج ۳ ص ۲۱-۲۲' الالبانی ضعیف الجامع رقم الحدیث: ۱۹۰۳)

حافظ ابونعیم روایت کرتے ہیں:

محمد بن حنفیہ نے اپنے والد ماجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مہدی ہم میں سے یعنی اہلِ بیت میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہی ان میں خلافت و مہدیت کی صلاحیت ایک رات میں یا فرمایا دو دن میں پیدا فرما دے گا۔'' (ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۰۸۵' مسند احمد ج ۱ ص ۸۴' ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷' حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۱۷۷' الالبانی صحیح الجامع رقم الحدیث: ۶۶۱۱)

فصل

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

کتاب ''الشہاب'' میں یہ روایت موجود ہے (اور میں مترجم کہتا ہوں: ابن ماجہ میں بھی یہ روایت ہے) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دن بدن معاملہ سخت سے سخت تر ہوتا جائے گا اور بخل بڑھتا جائے گا اور قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی اور مہدی عیسیٰ بن مریم کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔'' (ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۰۳۹' المستدرک للحاکم ج ۴ ص ۴۴۱' القضاعی رقم الحدیث: ۸۹۸' حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۶۱' الطبرانی الکبیر رقم الحدیث: ۷۷۵۷' الخطیب ج ۴ ص ۲۲۱' ابن عبدالبر جامع بیان العلم ج ۱ ص ۱۸۸' ابن الجوزی العلل الواھیہ رقم الحدیث: ۱۴۴۷' الالبانی الضعیفہ رقم الحدیث: ۷۷)

اس باب کی احادیث میں تعارض اور اس کا جواب

مؤلف تذکرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس باب کی ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ

ولا مھدی الا عیسیٰ بن مریم. اور امام مہدی عیسیٰ بن مریم ہی ہیں۔

یہ روایت اس باب کی تمام احادیث کے خلاف ہے۔ علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں لکھتے ہیں:

امام مہدی کا خروج اور ظہور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے اس پر تنصیص فرمائی ہے کہ امام مہدی میری عترت اور حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد سے ہوں گے اب اس کے مقابلہ میں ''لا مھدی الا عیسیٰ بن مریم'' والی روایت آتی ہے اس روایت کے بارے میں امام ابن ماجہ فرماتے ہیں:

(۱) اس حدیث کو روایت کرنے والے محمد بن ادریس شافعی متفرد ہیں۔

(ب) ابن ماجہ ہی کی اس روایت کی سند میں ایک راوی محمد بن خالد جندی ہے' ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ "الجندی هذا مجهول" "یہ جندی مجہول راوی ہے" اور دوسری بات یہ ہے کہ اس حدیث کی سند میں اختلاف ہے۔ کیونکہ قتادہ کبھی تو اس کو عن ابان بن صالح عن الحسن عن النبی ﷺ یعنی حضور نبی کریم ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں (باوجودیکہ ابان ضعیف بھی ہیں)۔

اور کبھی قتادہ یوں روایت کرتے ہیں: "عن أبان بن صالح عن الحسن عن أنس بن مالک عن النبی ﷺ بطوله فهو منفرد به مجهول عن أبان وهو متروک عن الحسن منقطع."

خلاصہ یہ کہ ضعیف' مجہول' منقطع' شاذ حدیث مشہور اور متواتر احادیث کے مقابلہ میں متروک قرار پائے گی۔

علامہ قرطبی نور اللہ تعالیٰ قبرہ مزید لکھتے ہیں:

میرے استادوں کے ساتھ حضرت ابوالحسن علی بن المفضل المقدسی نے فرمایا ہے کہ محمد بن خالد الجندی (جس نے ابان بن صالح کے واسطہ سے حضرت حسن بصری سے یہ حدیث روایت کی ہے) وهو مجهول (وہ مجہول ہے) امام محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اس حدیث "لامهدی الا عیسیٰ بن مریم" کے راوی بھی ہیں' الجندی کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ مجہول ہے۔ ابن ماجہ نے اس سے روایتیں لی ہیں اور البتہ یحییٰ بن معین نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔

اور شیخ ابوالحسن محمد بن الحسین بن ابراہیم بن عاصم الابری السجزی فرماتے ہیں:

امام مہدی کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ سے جو احادیث مروی ہیں' وہ کثرت رواۃ کے اعتبار سے حد مشہور سے متجاوز ہیں اور متواتر کے درجہ تک پہنچتی ہیں اور آپ ﷺ سے صراحتاً بطور نص کے ثابت ہے کہ امام مہدی آپ کے اہلِ بیت سے ہوں گے اور وہ سات سال تک حکومت کریں گے اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نکلیں گے اور فلسطین کی زمین پر "باب لد" کے پاس دجال کے قتل میں ان کی مدد کریں گے اور وہ اس اُمت کی امامت فرمائیں گے اور عیسیٰ صلوات اللہ علیہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ بڑی تفصیل اور شرح و بسط کے ساتھ طویل احادیث میں امام مہدیؑ کے متعلق حضور پاک ﷺ سے سب کچھ صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔

امام قرطبی کی رائے

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

میں کہتا ہوں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد "ولامهدی الا عیسی" (اور عیسیٰ علیہ السلام کے سوا اور کوئی مہدی نہیں ہے) کا معنیٰ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ "ای لامهدی کاملا معصوما الاعیسیٰ" کہ کامل اور معصوم مہدی تو عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اور اگر یہ احتمال مان لیا جائے تو اب احادیث میں تطبیق پیدا ہو جائے گی اور کوئی تعارض باقی نہیں رہے گا۔

***-باب

(ا) امام مہدی کہاں سے ظاہر ہوں گے؟
(ب) ان کے خروج کی علامت کیا ہوگی؟
(ج) امام مہدی لوگوں سے دومرتبہ بیعت لیں گے؟ اور
(د) امام مہدی اور سفیانی کے درمیان جنگ کا بیان

اس سے پہلے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث گزر رہی ہے کہ
"ان المهدی یبایع بین الرکن والمقام وظاهر أنه لم یبایع ولیس کذلک"۔

اس حدیث میں یہ تھا کہ خلیفہ کی موت کے وقت ایک اختلاف رونما ہوگا' اسی دوران ایک شخص مدینہ منورہ سے بھاگ کر مکہ مکرمہ میں آ جائے گا' مکہ کے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور آپ کی بیعت کرنے لگیں گے۔ آپ بیعت لینے پر راضی نہیں ہوں گے' اس سے بادی النظر اور ظاہر میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ بیعت نہیں لیں گے لیکن ایسے نہیں ہے (آپ مقام ابراہیم اور حجر اسود (رکن) کے درمیان لوگوں سے بیعت لیں گے)۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام سے مروی ہے کہ آخر زمانہ میں مغرب اقصیٰ سے امام مہدی کا ظہور ہوگا اور ان کے آگے چالیس میل کی مسافت تک فتح ونصرت ہوتی چلی جائے گی۔ ان کے لشکریوں کے جھنڈے سفید اور زرد رنگ کے ہوں گے' ان جھنڈوں پر اسم اعظم "اللہ" لکھا ہوگا۔ امام مہدی کے لشکر کے کسی دستے کو بھی شکست نہیں ہوگی اور یہ علمبردار دستے مغرب کی طرف سے ساحل سمندر کے ساتھ واقع ایک موضع جس کا نام "ماسنہ" ہے' وہاں سے اُٹھیں گے اور آگے بڑھتے جائیں گے اور ان جھنڈوں کو اُٹھانے والے وہ لوگ ہوں گے جن کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نصر وظفر اور فتح وکامرانی کا پختہ وعدہ فرمایا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (المجادلہ: ۲۲)　یہ اللہ کی جماعت ہے' سنتا ہے! اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے ۝

حضرت عبداللہ ابن مسعود کی یہ ایک لمبی حدیث ہے' اس میں یہ بھی ہے: پھر لوگ ہر جگہ' ہر طرف سے آنا شروع ہو جائیں گے اور آپ کی بیعت کرنے لگیں گے۔ آپ ان دنوں مکہ شریف میں ہوں گے' لوگ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان آپ کی بیعت کریں گے اور آپ اس دوسری بیعت کو پسند نہیں فرمائیں گے۔ بادل نخواستہ بیعت لیں گے کیونکہ اس سے قبل پہلی بیعت آپ مغرب میں لوگوں سے لے چکے ہوں گے' پھر اس کے بعد امام مہدی لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمائیں گے: "اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمن کے خلاف لڑنے کے لیے نکلو!" چنانچہ لوگ آپ کی دعوت پر لبیک کہیں گے اور کوئی ایک شخص بھی آپ کی حکم عدولی اور نافرمانی نہیں کرے گا۔ امام مہدی اپنے ساتھ مسلمانوں کو لے کر مکہ مکرمہ سے شام کی طرف عروہ بن محمد سفیانی اور ان کے حلیف قبیلہ بنوکلب کے لوگوں کے ساتھ جنگ کے لیے نکلیں گے' پھر آپ کا لشکر مختلف اطراف میں پھیل جائے گا' اس کے بعد عروہ سفیانی بحیرہ طبریہ کے کنارے پر ایک درختوں کے جزیرے میں پایا جائے گا۔ بنوکلب کے ساتھ جنگ میں جو شخص

پیچھے رہا اور اس نے اس جنگ میں حصہ نہ لیا وہ خائب و خاسر اور نامراد ہے' چاہے یہ جنگ میں حصہ تلوار کے ساتھ نہ سہی ایک کلمۂ ایک نعرۂ تکبیر اور چیخ کر بلند آواز سے نعرہ کا جواب یا دشمن کو ڈرانے کے لیے للکار اور ''دبکے'' کی صورت میں ہی ہو۔''

سفیانی کون ہوگا؟

عمرو بن عبید اپنی مسند میں سفیانی کے بارے روایت کرتے ہیں:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ! سفیانی اور اس کے ساتھیوں کا قتل کیونکر جائز ہوگا؟ جبکہ وہ مسلمان موحد ہوں گے'' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان کا ایمان مردود ہے' قابلِ قبول نہیں ہے کیونکہ وہ خوارج یعنی اللہ کے باغی ہو جائیں گے اور وہ اپنی رائے سے کہیں گے کہ خمر (شراب) حلال ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ خدا سے لڑائی لیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ (المائدہ: ۳۳)

وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ یا زمین سے دُور کر دیے جائیں۔ یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ۝

(السلمی عقد الدرر ص ۸۴)

اس کے بعد حدیث ذکر کی' ہم انشاء اللہ آئندہ باب میں اس کو مکمل ذکر کریں گے۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے یہ ہے کہ امام مہدی کی پہلی بیعت مغرب اقصیٰ میں ہوگی (اور دوسری بیعت رکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان مکہ معظمہ میں ہوگی) اس کی دلیل میں وہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کی ایک لمبی حدیث بھی لائے ہیں جس میں یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے بعد ایک جزیرہ فتح ہوگا جس کا نام اندلس ہوگا' پھر کافر مسلمانوں پر غالب آجائیں گے' ان کے مال چھین لیں گے اور اس کا اکثر حصہ ان کفار کے قبضہ میں چلا جائے گا' عورتیں اور بچے قیدی بنا لیے جائیں گے' عزتیں خاک میں مل جائیں گی' شہروں کو خراب کر دیا جائے گا' زیادہ تر شہر بالکل ویران ہو جائیں گے' بہت سے لوگ اپنے گھربار اور مال اسباب چھوڑ کر جلاوطنی اختیار کر لیں گے۔ جزیرہ اندلس کے اکثر حصہ پر کافروں کا تسلط اور غاصبانہ قبضہ ہو جائے گا' مسلمانوں کے پاس بہت تھوڑا سا حصہ باقی رہ جائے گا' مغرب میں قتل و غارت کا بازار گرم ہوگا' ہر طرف خوف و ہراس پھیلا ہوگا' مہنگائی اور بھوک کا راج ہوگا' فتنے بڑھ جائیں گے' بھائی بھائی کا گلا کاٹے گا' لوگ ایک دوسرے کو کھانے دوڑیں گے' ایسے میں مغرب اقصیٰ سے ایک مردِ خدا نکلے گا جو رسولِ اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ الزہرہ

پیچھے رہا اور اس نے اس جنگ میں حصہ نہ لیا وہ خائب و خاسر اور نامراد ہے چاہے یہ جنگ میں حصہ تلوار کے ساتھ نہ سہی ایک کلمۂ ایک نعرۂ تکبیر اور چیخ کر بلند آواز سے نعرہ کا جواب یا دشمن کو ڈرانے کے لیے للکار اور ''دھمکی'' کی صورت میں ہی ہو۔''

سفیانی کون ہوگا؟

عمرو بن عبید اپنی مسند میں سفیانی کے بارے روایت کرتے ہیں:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ! سفیانی اور اس کے ساتھیوں کا قتل کیونکر جائز ہوگا؟ جبکہ وہ مسلمان موحد ہوں گے'' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان کا ایمان مردود ہے' قابلِ قبول نہیں ہے کیونکہ وہ خوارج یعنی اللہ کے باغی ہو جائیں گے اور وہ اپنی رائے سے کہیں گے کہ خمر (شراب) حلال ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ خدا سے لڑائی لیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ (المائدہ:۳۳)

وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ یا زمین سے دُور کر دیے جائیں۔ یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ۝

(السلمی عقد الدرر ص ۸۴)

اس کے بعد حدیث ذکر کی' ہم انشاء اللہ آئندہ باب میں اس کو مکمل ذکر کریں گے۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے یہ ہے کہ امام مہدی کی پہلی بیعت مغرب اقصیٰ میں ہوگی (اور دوسری بیعت رکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان مکہ معظمہ میں ہوگی) اس کی دلیل میں وہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کی ایک لمبی حدیث بھی لائے ہیں جس میں یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے بعد ایک جزیرہ فتح ہوگا جس کا نام اندلس ہوگا' پھر کافر مسلمانوں پر غالب آ جائیں گے' ان کے مال چھین لیں گے اور اس کا اکثر حصہ ان کفار کے قبضہ میں چلا جائے گا' عورتیں اور بچے قیدی بنا لیے جائیں گے' عزتیں خاک میں مل جائیں گی' شہروں کو خراب کر دیا جائے گا' زیادہ تر شہر بالکل ویران ہو جائیں گے' بہت سے لوگ اپنے گھربار اور مال اسباب چھوڑ کر جلاوطنی اختیار کر لیں گے۔ جزیرہ اندلس کے اکثر حصہ پر کافروں کا تسلط اور غاصبانہ قبضہ ہو جائے گا' مسلمانوں کے پاس بہت تھوڑا سا حصہ باقی رہ جائے گا' مغرب میں قتل و غارت کا بازار گرم ہوگا' ہر طرف خوف و ہراس پھیلا ہوگا' مہنگائی اور بھوک کا راج ہوگا' فتنے بڑھ جائیں گے' بھائی بھائی کا گلا کاٹے گا' لوگ ایک دوسرے کو کھانے دوڑیں گے' ایسے میں مغرب اقصیٰ سے ایک مردِ خدا نکلے گا جو رسولِ اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ الزہرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نسلِ پاک سے ہوگا اور وہی مہدی ہیں جو آخر زمانہ میں قائم ہوں گے اور یہ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی ہوگی۔"

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میں کہتا ہوں کہ حدیث پاک میں جتنی پیشن گوئیاں کی گئی ہیں وہ سب ان بلاد میں ہم نے اپنے سر کی آنکھوں سے مشاہدہ کر لی ہیں' صرف ایک امام مہدی کا خروج اور ظہور باقی ہے۔

شریک کی حدیث میں مروی ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ ظہورِ مہدی سے قبل (ماہِ) رمضان میں دو مرتبہ سورج گرہن ہوگا۔

امام مہدی (موعود) کے ظہور کی علامات

امام دار قطنی اپنی سنن میں روایت کرتے ہیں:

محمد ابن علی بیان کرتے ہیں: "تحقیق! ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ایسی ہیں کہ ان دو نشانیوں کی مثال جب سے آسمانوں اور زمین کی تخلیق ہوئی ہے کبھی نہیں دیکھیں۔ اوّل: یکم رمضان کو چاند (ہلال) گرہن ہوگا اور دوم: یہ کہ پندرہ رمضان المبارک کو سورج گرہن ہوگا اور جب سے اللہ عزوجل نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا فرمایا ہے یہ دو نشانیاں ظہور پذیر نہیں ہوئیں۔" (الدار قطنی سنن ج ۲ ص ۶۵)

۱۰۷۔ ظہورِ مہدی کی مزید علامات کا بیان

(ا) امام مہدی کا کوہِ دیلم اور قسطنطنیہ پر تسلط ہونا

(ب) رومیۂ انطاکیہ اور کنیسۃ الذہب کو فتح کرنا اور ایک آیت کی تفسیر و معنیٰ کا بیان

امام ابن ماجہ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ عزوجل اسی ایک دن کو اتنا دراز فرمادے گا حتیٰ کہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک مرد جبل دیلم اور قسطنطنیہ کا مالک بن کر اس پر حکومت کرے۔" (اس حدیث کی سند صحیح ہے) (ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۷۷۹)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' اس میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ مبارک "ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۝" (المائدہ: ۳۳) کے بعد انہوں نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: پھر بے شک امام مہدی اور ان کے ساتھی مسلمان شہر انطاکیہ آئیں گے' یہ ایک بہت بڑا شہر ہے جو سمندر کے کنارے واقع ہے۔ مسلمانوں کی فوج تین نعرے لگائیں گے تو اس شہر کی سمندر کی جانب کی فصیل (دیوار) اللہ تعالیٰ کی قدرت سے گر جائے گی (یہ امام مہدی کی کرامت ہوگی) مسلمانوں کا لشکر کافر مردوں کو قتل کر دے گا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالے گا اور ان کے اموال کو اپنے قبضہ میں لے لے گا اور امام مہدی انطاکیہ شہر کو اپنی حکومت میں شامل کر لیں گے اور پھر اس شہر میں مسجدیں بنوائیں گے اور اہلِ اسلام کی

آبادکاری کے لیے کالونیاں تعمیر کرائیں گے' اس کے بعد پھر رومیہ اور قسطنطنیہ اور کنیسۃ الذہب کی طرف جائیں گے اور قسطنطنیہ اور رومیہ کے اندر بزور گھس جائیں گے اور چار لاکھ جنگجوؤں کو قتل کر دیں گے اور ستر ہزار کنواری لڑکیوں کو اپنی ملکیت میں لے کر ان کی عصمتوں کے مالک اور محافظ بن جائیں گے اور پھر اوپر تلے مسلسل شہروں کے شہر اور قلعے فتح ہوتے چلے جائیں گے اور کفار کے اموال ہاتھ لگتے جائیں گے۔ مسلم مجاہد مردوں کو تہ تیغ کرتے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بناتے جائیں گے یہاں تک کہ کنیسۃ الذہب (سنہری گرجا) تک پہنچ جائیں گے اور اس میں وہ تمام مال موجود پائیں گے جو امام مہدی نے پہلی مرتبہ حاصل کیا تھا۔ (اور پھر عیسائیوں نے غلبہ پا کر واپس لے لیا تھا) اور یہ اموال وہ ہوں گے جو بادشاہ روم قیصر نے بیت المقدس کی جنگ کے وقت کنیسۃ الذہب (گولڈن گرجا گھر) میں ودیعت رکھ چھوڑا تھا۔ شاہِ روم کو یہ مال وخزانہ بیت المقدس میں سے ملا تھا جو اس نے اپنے قبضہ میں کر لیا تھا اور پھر وہ بہ تمام وکمال پورے کا پورا مال و زر کنیسۃ الذہب (زرّیں عبادت خانہ) منتقل کر لیا تھا۔ یہ مال اس قدر زیادہ تھا کہ اس زر و سیم اور جواہر کو وہ لوگ ستر ہزار بیل گاڑیوں کے ذریعے اُٹھا کر بیت المقدس سے کنیسۃ الذہب لے کر گئے تھے' اب امام مہدی وہ پورا خزانہ مال جس طرح انہوں نے غصب کیا تھا' بغیر کسی کمی کے اسی طرح سارے کا سارا ان سے بزورِ شمشیر حاصل کر کے واپس بیت المقدس میں لوٹا دیں گے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ! کیا بیت المقدس اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت عظمت اور قدر و منزلت والی جگہ تھی؟'' آپ نے فرمایا: ''بیت المقدس اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے بنائے گئے گھروں اور عبادت گاہوں میں بہت بزرگی والا گھر ہے۔ بیت المقدس وہ بزرگ ترین مقام ہے جس کو حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ (کی عبادت) کے لیے بنایا تھا۔ انہوں نے اس میں سونا' چاندی' موتی' سرخ اور سبز پتھر لگائے' اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنوں کو مسخر اور ان کا مطیع بنا دیا تھا اور جن کانوں سے ان کے لیے سونا اور چاندی نکال کر لے آئے تھے' اسی طرح وہ سمندروں میں غوطہ زن ہو کر جواہر' یاقوت اور گہرے سبز رنگ کے خوبصورت قیمتی پتھر لائے تھے'' جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝ اور دیو بس میں کر دیئے ہر معمار اور غوطہ خور ۝

(ص: ۳۷)

(دیو اور جن سمندر سے موتی وغیرہ نکالتے اور حسبِ مرضی عجیب وغریب عمارتیں تعمیر کرتے۔)

اور جب یہ جنات اور دیو معادن (کانوں) سے سونا' چاندی اور سمندر سے غوّاصی کر کے موتی اور جواہر و یاقوت اور زمرد لائے تو ان مختلف اصناف کے پتھروں اور موتیوں سے آپ نے بیت المقدس کی خوبصورت عمارت تعمیر کرائی اور اس میں سونے اور چاندی کی اینٹیں لگوائیں اور بیت المقدس کے ستونوں پر بھی سونے اور چاندی کا کام ہوا' پھر بڑے موتی' یاقوت اور گہرے سبز رنگ کے سنگِ مرمر سے اس کی آرائش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے جن ان کے لیے مسخر کر دیئے تھے حتیٰ کہ انہوں نے قسما قسم کے پتھروں اور موتیوں سے نیز سونے اور چاندی سے مزین کر کے یہ خانہ خدا تعمیر کر دیا۔